6/13

19551/130

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ جو شخص خود مصرفِ عشر ہو اس پر عشر نکالنا واجب ہے یا نہیں؟

بعض فتاویٰ مثلاً "احسن الفتاویٰ: عنوان، ارض مسکین پر عشر کی تفصیل، ۳۷۴/۴" میں اور "زکوۃ کا انسائیکلوپیڈیا: عنوان، عشر ساقط، صفحہ ۳۱۵" میں عدمِ وجوب لکھا ہے، حالانکہ عام طور پر علماء کرام عمومی بات کرتے ہیں کہ جتنا بھی غلہ پیدا ہوا ان پر عشر واجب ہے۔

کیا مذکورہ سوال کا یہ جواب درست ہے کہ "عشر مالدار اور غریب دونوں کی پیداوار پر واجب (نفسِ وجوب) ہے، البتہ غریب خود بھی استعمال کر سکتا ہے، اگر غریب نفسِ وجوب کا عقیدہ رکھتے ہوئے اپنا عشر خود استعمال کرے تو بری الذمہ اور مستحقِ ثواب ہو گا ورنہ وجوب ذمہ میں باقی رہے گا اور گناہ گار ہو گا۔

اگر جواب اثبات میں ہے تو ازراہ کرم خط کشیدہ جملے کا حوالہ درج فرمائیں۔ بصورتِ دیگر درست جواب سے مطلع فرمائیں۔ برائے مہربانی دونوں صورتوں میں حوالہ ضرور درج فرمائیں۔

بڑی نوازش ہو گی۔

مولوی محمد عالم

متعلم جامعہ عمر گڈاپ ٹاؤن کراچی

0322-2379272

دارالافتاء

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامدا ومصلیا

فقہی عبارات میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا جو نقطۂ نظر بیان کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ عشری زمین کی پیداوار میں عشر واجب ہے، نصاب ضروری نہیں۔ پیداوار چاہے کم ہو یا زیادہ، اسی طرح زمین کا مالک ہونا یا مالک کا عاقل، بالغ ہونا بھی ضروری نہیں۔ اسی لئے وقف زمین اور مجنون اور بچے کی زمین میں بھی عشر واجب ہوتا ہے۔

اس اطلاق سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مسکین کی پیداوار میں بھی عشر واجب ہے جیسا کہ 'بنایہ' میں بھی اس طرف اشارہ ہے، اس لئے فقیر و مسکین کی زمین پر بھی عشر واجب ہوگا (اگرچہ وہ خود بھی مصرفِ عشر ہو)۔ (التبویب: ۴۴/۴۵۱)

جہاں تک " احسن الفتاویٰ " اور " انسائیکلوپیڈیا " کی عبارتوں کا تعلق ہے وہاں اگرچہ عدمِ وجوب کا قول اختیار کیا گیا ہے، لیکن اس کا کوئی صریح جزئیہ مذکور نہیں، جبکہ وجوب کے قول کا اکثر مستند فقہی کتابوں میں اشارہ ملتا ہے جیسا کہ 'ردالمحتار'، 'بنایہ'، 'بدائع الصنائع' وغیرہ، اسلئے بظاہر وجوب کے قول ہی کو ترجیح ہوگی۔

سوال میں ذکر کردہ جواب کہ "غریب خود بھی اپنا عشر استعمال کر سکتا ہے" بظاہر درست معلوم نہیں ہوتا اسلئے کہ اس مسئلہ کا اصل مأخذ " عفوِ سلطان " کا مسئلہ ہے جس کی تفصیل یہ ہے کہ اگر حاکم وقت عشر قصداً وصول نہ کرے تو مسکین کیلئے اسکا استعمال جائز ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص اتنا غریب ہے کہ وہ خود عشر و زکوٰۃ کا مستحق ہے تو وہ اپنے حصۂ پیداوار کا عشر خود استعمال کر سکتا ہے، لیکن یہ حکم علی الاطلاق نہیں ہے بلکہ اس خاص صورت کا ہے کہ اگر حاکم معاف کر دے یا وصول ہی نہ کرتا ہو، نیز وہ شخص مصرفِ عشر بھی ہو۔

اسی طرح دیگر فقہی کتب میں مذکورہ حکم یعنی "غریب خود بھی اپنا عشر استعمال کر سکتا ہے" کے علی الاطلاق جائز ہونے کی جزئیات بھی نہیں ملتیں، جبکہ ایسی جزئیات بہت ساری پائی جاتی ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ غریب آدمی خود اپنا عشر استعمال نہیں کر سکتا، لہٰذا دلائل کی بناء پر علی الاطلاق یہ ثابت کرنا کہ "غریب خود بھی اپنا عشر استعمال کر سکتا ہے" بظاہر مشکل ہے۔

(۴۴/۴۵۱)

واضح رہے کہ " دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی " سے اس مسئلہ سے متعلق پہلے علی الاطلاق یہ فتویٰ جاری ہوا تھا کہ "جو شخص اتنا غریب ہے کہ وہ خود عشر و زکوٰۃ کا مستحق ہے تو وہ اپنے حصۂ پیداوار کا عشر خود استعمال کر سکتا ہے"، لیکن دوبارہ غور کرنے سے رجحان یہ ہوا کہ علی الاطلاق جائز قرار دینا درست نہیں ہے بلکہ اس میں وہی تفصیل ہے جو اوپر مذکور ہوئی۔ (جاری ہے۔۔۔)

دارالافتاء

Scanned by CamScanner

البناية شرح الهداية:(420/3)

قول النبي - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -: م: (ما أخرجته الأرض ففيه العشر، من غير فصل)... فيدل على الوجوب من غير قيد.وإخراج لبعض الخارج عن الوجوب وإخلائه عن حقوق الفقراء، ...والعشر يجب على الفقراء فيجب أن لا يتعلق بقدر معين لما أنه يجب تحقق الأرض فيجب في القليل والكثير. قوله -من غير فصل- ليس من الحديث، يعني من غير فرق بين القليل والكثير....وذكر في " المبسوط ": إن كانت الأرض لمكاتب أو لصبي أو مجنون وجب العشر في الخارج منها عندنا.

حاشية ابن عابدين - (2 / 325)

قوله (يجب العشر) ثبت ذلك بالكتاب والسنة والإجماع والمعقول أي يفترض لقوله تعالى { وآتوا حقه يوم حصاده }...... (قَوْلُهُ : بِلَا شَرْطِ نِصَابٍ) وَبَقَاءٍ فَيَجِبُ فِيمَا دُونَ النِّصَابِ بِشَرْطِ أَنْ يَبْلُغَ صَاعًا وَقِيلَ نِصْفُهُ وَفِي الْخَضْرَاوَاتِ الَّتِي لَا تَبْقَى...(قَوْلُهُ : وَفِي أَرْضِ صَغِيرٍ وَمَجْنُونٍ وَمُكَاتَبٍ) مِنْ مَدْخُولِ الْغَلَّةِ. فَلَا يُشْتَرَطُ فِي وُجُوبِهِ الْعَقْلُ وَالْبُلُوغُ وَالْحُرِّيَّةُ (قَوْلُهُ : وَوَقْفٍ) أَفَادَ أَنَّ مِلْكَ الْأَرْضِ لَيْسَ بِشَرْطٍ لِوُجُوبِ الْعُشْرِ وَإِنَّمَا الشَّرْطُ مِلْكُ الْخَارِجِ ؛ لِأَنَّهُ يَجِبُ فِي الْخَارِجِ لَا فِي الْأَرْضِ ، فَكَانَ مِلْكُهُ لَهَا وَعَدَمُهُ سَوَاءً بَدَائِعُ .

الفتاوى الهندية - (2 / 240)

وَذَكَرَ شَيْخُ الْإِسْلَامِ أَنَّ السُّلْطَانَ إذَا تَرَكَ الْعُشْرَ على صَاحِبِ الْأَرْضِ فَهُوَ على وَجْهَيْنِ الْأَوَّلُ أَنْ يَتْرُكَ إغْفَالًا منه بِأَنْ نَسِيَ ...وَالثَّانِي إذَا تَرَكَهُ قَصْدًا مع عِلْمِهِ بِهِ وَأَنَّهُ على وَجْهَيْنِ أَيْضًا إنْ كان من عليه الْعُشْرُ غَنِيًّا كان له ذلك جَائِزَةً من السُّلْطَانِ وَيَضْمَنُ السُّلْطَانُ مِثْلَ ذلك من مَالِ بَيْتِ مَالِ الْخَرَاجِ لِبَيْتِ مَالِ الصَّدَقَةِ وَإِنْ كان من عليه الْعُشْرُ فَقِيرًا مُحْتَاجًا إلَى الْعُشْرِ فَتَرَكَ ذلك عليه جَائِزٌ وكان صَدَقَةً عليه فَيَجُوزُ كما لو أَخَذَ منه ثُمَّ صَرَفَهُ إلَيْهِ كَذَا في الذَّخِيرَةِ

الدر المختار - (4 / 193)

(ترك السلطان) أو نائبه (الخراج لرب الأرض) أو وهبه له ولو بشفاعة (جاز) عند الثاني وحل له لو مصرفا وإلا تصدق به به يفتى وما في الحاوي من ترجيح حله لغير المصرف خلاف المشهور (ولو ترك العشر لا) يجوز إجماعا ويخرجه بنفسه للفقراء سراج

حاشية ابن عابدين - (4 / 193)

قوله (أو وهبه له) بأن أخذه منه ثم أعطاه إياه قوله (عند الثاني) أي عند أبي يوسف وقال محمد لا يجوز....قوله (وحل له لو مصرفا) أعاده لأن قوله جاز أي جاز ما فعله السلطان بمعنى أنه لا يضمن ولا يلزم من ذلك حله لرب الأرض ....قوله (لا يجوز إجماعا) لعل وجهه أن العشر مصرفه مصرف الزكاة لأنه زكاة الخارج ولا يكون الإنسان مصرفا لزكاة نفسه بخلاف الخراج فإنه ليس زكاة ولذا يوضع على أرض الكافر هذا ما ظهر لي تأمل

(جاری ہے---)

دار الافتاء

00107

Scanned by CamScanner

قال محمد رحمه الله في «الأصل»: من عليه العشر إذا صرف العشر إلى نفسه لا يجوز، ولا يبرأ عن العشر فيما بينه، وبين الله تعالى، ومن عليه الخمس، إذا صرف الخمس إلى نفسه، وكان فقيراً يجوز، ويخرج عن عهدة الخمس فيما بينه وبين الله تعالى، وكذلك إذا صرف من عليه العشر العشر إلى أبيه، أو ابنه، فإنه لا يجوز؛ لأن صرفه إلى هؤلاء كالصرف إلى نفسه.............والله سبحانه وتعالي أعلم بالصواب.

ضیاء الحق

ضیاء الحق عفی عنہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۴ ذیقعدہ ۱۴۳۳ھ

۲۲ ستمبر ۲۰۱۲ء

الجواب صحیح

بندہ محمد تقی عثمانی عفی عنہ

۴-۱۱-۳۳ھ

مفتی

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفر اللہ

۴/۱۱/۱۴۳۳ھ

مفتی

الجواب صحیح

اصغر علی ربانی

۶ ذو القعدہ ۱۴۳۳ھ

الجواب صحیح

بندہ محمد عبد اللہ عفی عنہ

۴-۱۱-۱۴۳۳ھ

الجواب صحیح

بندہ عبد المنان عفی عنہ

۵/۱۱/۱۴۳۳ھ

نائب مفتی

الجواب صحیح

[illegible]

۵/۱۱/۱۴۳۳ھ

الجواب صحیح

[illegible]

۵/۱۱/۱۴۳۳ھ

الجواب صحیح

شاہ محمد تفضل علی عفی عنہ

۶/۱۱/۱۴۳۳ھ

دار الافتاء

فتوی نمبر ۲۶/۱۴۳۳

مورخہ ۴/۱۱/۳۳ھ

۲۰۱۲/۹/۲۲

الجواب صحیح

محمد یعقوب عفا اللہ عنہ

۶/۱۱/۳۳ھ

Scanned by CamScanner